بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

بصورت خلافت تا نیہ سلسلہ احمدیہ

فاروق

ایڈیٹر
چودھری ظفر احمد صاحب
خاکسار
قاسم علی

بخدام کوشش و اشاعت دین کرو اسپر شاں ہوتا ہے

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اللہ اکبر — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت ۔!!!

دخترِ کرام داخلِ بیت السّلام شد

آج مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی چھوٹی صاحبزادی

امتہ الحفیظ (جنکا عقد میاں عبد اللہ خان صاحب ابن جناب

نواب محمد علیخان صاحب سے ہو چکا ہے) کا رخصتانہ ہوا۔ خدا تعالیٰ اس قران السعدین کو مبارک بنائے

میں خلوص دل سے حضرت ام المومنین و حضرت فضل عمر و دیگر خاندان رسالت و نواب صاحب قبلہ کی خدمت میں

مبارک صد مبارک عرض کرتا ہوں (ایڈیٹر)

ضیاء الاسلام مشین پریس میں باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شایع کیا۔
پرنٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(پیلی بھیت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق قادیان

مؤرخہ ۲۲ فروری ۱۹۱۷ء

چہارم مجلس شوریٰ کی ایسی حالت ہو کہ ساری جماعت احمدیہ کا اس میں مشورہ ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا۔ کیا وجہ کہ روپیہ تو قوم سے لیا جائے اور اس کے خرچ کرنے کے متعلق قوم سے پوچھا بھی نہ جاوے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ بعض معاملات میں تخصیص ہو۔ والا ساری جماعت سے مشورہ ہونا چاہیئے۔ سو چنانچہ ہے کہ اس مشورہ کی تدبیر کیا ہو"

پھر مشورہ کا فائدہ بھی بتایا۔ کہ یہ بے فایدہ نہیں بلکہ اس میں کئی حکمتیں مضمر ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"پھر مشورہ سے یہ بھی غرض ہے کہ تمہاری دماغی طاقتیں ضایع نہ ہوں۔ بلکہ قومی کاموں میں ملکر غور کرنے اور سوچنے اور کام کرنے کی طاقت تمہیں پیدا ہو۔ پھر ایک اور بات ہے کہ اس قسم کے مشوروں سے آیندہ لوگ خلافت کے لئے تیار ہوتے رہتے ہیں۔ اگر خلیفہ لوگوں سے مشورہ ہی نہ لے۔ تو نتیجہ یہ نکلے۔ کہ قوم میں کوئی دانا انسان ہی نہ رہے۔ اور دوسرا خلیفہ احمق ہی ہو۔ کیونکہ اسے کبھی کام کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا۔ ہماری پچھلی حکومتوں میں یہی نقص تھا۔ شاہی خاندان کے لوگوں کو مشورہ میں شامل نہ کیا جاتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کے دماغ مشکلات حل کرنیکے عادی نہ ہوتے تھے اور حکومت رفتہ رفتہ تباہ ہو جاتی تھی۔ پس مشورہ لینے سے یہ بھی غرض ہے کہ قابل دماغوں کی رفتہ رفتہ تربیت ہو سکے تاکہ وہ ایک وقت کام سنبھال سکیں۔ جب لوگوں سے مشورہ لیا جاتا ہے تو لوگوں کو سوچنے کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے انکی استعدادیں ترقی ہوتی ہے

پھر مشوروں میں یہ بھی فایدہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی رائے کے چھوڑنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور طبیعتوں میں ضد اور ہٹ پیدا نہیں ہوتی"

(منصب خلافت تقریر)

القول المحمود سید محمد احسن صاحب امروہی کی کتاب القول المحمود کا دندان شکن مسکت خصم مدلل جواب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ کا لکھا ہوا عنقریب شائع ہوگا

تشحیذ فروری۔ جس میں خاتم النبیین کی صحیح تفسیر اور تمام احادیث جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ ہونے کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں ان کے صحیح معنے درج ہیں ۳ر میں دفتر تشحیذ قادیان سے منگوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کون ہیں؟

(از مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی)

پرسوں اتر سوں ایک عجیب رویا ہوا۔ دیکھا کہ میں کسی عدالت میں حاضر ہوا ہوں۔ جب حاکم کے سامنے ہوا ہوں۔ اس کے سوال کے جواب میں الہاماً میری زبان پر یہ مصرع جاری ہوا ؎

ما معشر حقیم بہ تسلیم و رضائیم

پھر بیدار ہو گیا۔ خدا جانے اس کا کیا مطلب اور کیا حقیقت ہے۔

صبح میں نے ایک رسالہ تجلی احمدؐ نام لکھنا شروع کیا۔ اور اس کے شروع میں پہلے اپنے اندر ایک عجیب جوش پایا۔ جس کی وجہ سے چند اشعار منہ سے نکلے جو ذیل میں ہیں ؎

مانفخۂ صوریم بصد شورش محشر
ما جلوۂ طوریم بصد منظر موسیٰ
مانقد اثر از دم اعجاز مسیحیم!
ما محیئ اصحاب قبوریم چو عیسیٰ
ما مژدۂ اسلام بصد فتح مبینیم!
ما بادِ صبائیم پئے غنچہ دلہا
ما جذبہ حسنیم بصد جذب تعشق
ما ناز و نیازیم بھر بندۂ و مولے
ما نور ضیائیم دریں وادیٔ ظلمت
ما مونسِ خلقیم دریں دشت بلا ہا
ما مونس خلقیم بصد شفقت و رحمت!
ما مرہمِ ہر خستہ دلیم از رہِ ایفا
ما مظہر آیات جمالیم و جلالیم
ما غیرت توحید خدائیم بدنیا
ما نقش جدیدیم بریں صفحۂ ہستی
ما سرِّ قضائیم کہ شد رمز اک پیدا
ما مشعر دار الخاص پئے دورِ جدیدیم
ما مظہر اسرار قضائیم بہ امضا
ما صحب نبی احمدؐ موعود خدائیم
ما حزب خدائیم پئے شوکت طٰہٰ
ما دافع ہر مسلکِ خنزیر و شریریم
ما ماحیٔ ہر فتنۂ و شریم زہر جا
ما کشتۂ ہمدردیٔ مخلوق خدائیم
ما کشتیٔ نوحیم بھر سیل بلا ہا!
ما راز پئے ہر تشنہ بے آب حیاتیم
ما آب حیاتیم بصد پردۂ اخفاء
ما کافر نوازیم مسلماں ہم نوائیم
ما راز پئے ہر باطل و حقیم تماشا
ما شعلۂ شجریم ازاں وادیٔ ایمن
کز معنے ان بورک فی النار چو بطحا
ما بانگ صفیریم بصد جذب جہانگیر
تا جمع کنم زیں رہے مرغان حرم را

بمبئی میں جماعت احمدیہ

اسمٰعیل آدم نے ٹرانکی کہ جماعت احمدیہ لاہور والوں کو چندہ دیا کریگی۔ حالانکہ اس سے مراد صرف وہ اور ایک اور شخص ہے۔ باقی جماعت بدستور قادیان کی خادم ہے (ایڈیٹر)

خدمت گرامی میں عرض ہے کہ آج بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۱۷ء بروز جمعہ کو جماعت احمدیہ کا چندہ وصول ہو کر جناب کی خدمت اقدس میں ارسال کیا گیا ہے۔ ہم نے جمعہ کی نماز کا بندوبست برمکان نواب صاحب رضوی کے کیا ہے۔ اور باقاعدہ انجمن احمدیہ بمبئی بنائی گئی ہے۔ جس کے سکرٹری احمدی صاحبان کی متفق رائے پر چوہدری سردار علی صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔ انجمن احمدیہ کی جماعت کے ممبر صاحبان کے ناموں کی فہرست لکھ دیتا ہوں۔ جنہے چندہ وصول ہوا ہے۔

نواب صاحب	پانچ روپیہ	۵ر
منشی غلام نبی صاحب	ایک روپیہ	۱ر
چوہدری سردار علی صاحب	ایک روپیہ	۱ر
عبدالکریم صاحب	〃	۸ر
منشی محمد اسمٰعیل صاحب	〃	۸ر
میاں عبداللہ صاحب مالاباری	〃	۸ر
میاں علی صاحب	〃	۸ر
عبدالقادر صاحب مالاباری	〃	۸ر
میاں محمد صاحب	〃	۸ر
میاں عبدالقادر صاحب	〃	۸ر
میاں عمرالدین	ایک روپیہ	۱ر
مستری مولابخش صاحب		۸ر
مستری برکت علی صاحب	〃	۸ر
سلطان محمد صاحب گھڑی ساز جہلم		۸ر

میزان کل تیرہ روپے ہوئے۔

منی آرڈر کی فیس چوہدری سردار علی صاحب نے خود ادا کر دی ہے۔

اگر انجمن احمدیہ بمبئی کے بارے میں کوئی بات دریافت کرنی ہو تو چوہدری سردار علی جو سکرٹری مقرر ہوئے ہیں ان سے دریافت کی جائے۔ پتہ یہ ہے:۔

چوہدری سردار علی منیائی سب انسپکٹر کمائی پورہ گلی نمبر ۱۵۔ بمبئی

ایک دوست کا خط

امام صادق۔ پیر برحق مصلح موعود حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی خلیفۃ الرسول حضرت محمود قادیانی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج خدا کے فضل و کرم سے لودہران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا روشن نشان ظاہر ہوا۔ وہ یہ کہ ہمارا ایک دوست مسمی احمد بخش کی عرصہ ۶ سال سے شادی ہوئی ہوئی تھی۔ اور کوئی بال بچہ پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جب اس نے سلسلہ حقہ کو صدق دل سے قبول کیا۔ تو اس کا پہلا پیر مولوی غلام رسول جو مشہور واعظ ہے۔ کہنے لگا اب امید ہے کہ تیرے گھر جلدی لڑکا ہو جاویگا۔ کیونکہ نئے رسول اور مہدی مسیح کو تو نے مان لیا ہے۔ اس نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر اے مولوی صاحب میں نے یہ بیعت نہ رزق کے لئے کی ہے اور نہ اولاد کے لئے صرف صداقت دیکھکر ایمان کے واسطے کی ہے۔ اگر خدا چاہے تو لڑکا بھی پیدا کرنا اس کے ہاں مشکل نہیں۔ خدا کی شان ہاں میں

اس کی شان کے قربان اسی ماہ میں خدا نے اس کے ہاں امید دی۔ آج لڑکا پیدا ہوا۔ حضور کو اس صداقت کے نشان کی مبارک ہو۔ وہ نہایت عجز سے دعا کی خواہش کرتا ہے۔ اور حضور سے اس کا نام دریافت کرتا ہے۔

(طالب دعا عاجز محمد سلطان احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لودھراں)

میسر انوالی ضلع سیالکوٹ میں احمدیت کی تبلیغ

میسر انوالی میں صرف ہم دو احمدی ہیں۔ ایک شیخ دین محمد۔ اور ایک خاکسار۔ مدت سے ہماری یہ خواہش تھی کہ اس جگہ بھی سلسلہ حقہ احمدیہ کی تبلیغ ہو۔ گذشتہ فروری ۱۹۱۶ء میں شیخ دین محمد صاحب نے اپنے لڑکے کی شادی پر ایک مبلغ مولوی چراغدین صاحب کو منگوایا تھا۔ مگر مرضی مولیٰ اس وقت کوئی موقعہ سننے سنانے کا نہ مل سکا۔ اور ہمارا جوش دن بدن ترقی کرتا گیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہم غریبوں کی بھی سنی کہ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی ہمارے لکھنے پر وقت پر آپہونچے اور کوئی سواری نہ ملنے کے سبب ۱۲ میل پیدل سفر کرکے آئے۔ جمعہ کا وقت قریب تھا۔ جمعہ تو ہم نے الگ پڑھا۔ مگر بعد نماز جمعہ غیر احمدیوں کی مسجد میں۔ انکی خواہش پر حافظ صاحب نے ایسی عجیب اور مدلل تقریر کی کہ سامعین وجد میں چشم پر آب تھے۔ عصر تک تقریر ہوئی۔ سب لوگوں نے دوبارہ وعظ سننے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ۱۰۔ فروری کو ایک میدان میں جہاں عورتوں مردوں کا قریباً چار صد کا مجمع تھا۔ بڑے زور سے ضرورت زمانہ اور مسیح کی آمد و وفات مسیح وغیرہ وغیرہ سلسلہ کے متعلق خوب کھول کھول کر بیان کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پھر تیسرے وعظ کے لئے سامعین نے درخواست کی۔ چنانچہ پھر رات کو تین گھنٹہ شیخ محمد رمضان سیٹی کے مکان پر وعظ کرایا گیا۔ جو صرف سلسلہ کے متعلق تھا۔ طرز تقریر ایسی تھی کہ سب نے سر تسلیم خم کیا اور شیخ محمد رمضان ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور مستری محمد صادق صاحب ٹھیکیدار نے بیعت کا وعدہ کیا۔ اور چیدہ چیدہ آدمی ہمارے مکان پر حافظ صاحب سے نزول مسیح کے متعلق دریافت کرتے رہے۔ اور مطمئن ہو کر گئے۔ دعا کریں۔

آج حافظ صاحب واپس چلے گئے۔ شیخ دین محمد و شکر الٰہی۔

ضلع شوہلاپور کے حالات

اس ملک میں پلیگ اور کالرا کی بیماری بڑے زور شور سے ہے۔ لوگ خوف کے مارے گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں جھونپڑے باندھ کر رہتے ہیں۔ مگر بے شمار مرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دہات کے لوگ بیل گاڑی میں مردے ڈال کر جلانے کو لے جاتے ہیں۔ اس ملک میں خاصکر ہندو لوگ جو کہ مرہٹے کہلاتے ہیں زیادہ ہیں مسلمان تو بالکل کم ہیں۔ جہاں کہیں ہیں۔ ان کو اسلام کی بالکل خبر ہی نہیں۔ وہ بھی ہندوؤں کیطرح بتوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ بندہ نے چند دہات میں اپنی سمجھ کے مطابق ان کو سمجھایا۔ بعض بعض پر اچھا اثر ہوا۔ مگر اس ملک کے لوگ بالکل بے علم ہیں۔ آپ دعا کریں کہ خداوند کریم اس ملک کے لوگوں کو صراط مستقیم پر قایم کرے

سراجدین نائی

ایک مباحثہ کی کیفیت

مولوی ابوالفرح اور احمدیوں میں سے مولوی عبدالحلیم صاحب کے درمیان جو مباحثہ ہوا۔ اسکی کیفیت مندرجہ ذیل ہے۔ خدائے عظیم نے اس مباحثہ کو بابرکت کیا اور اس سے ایک نفس کو ہدایت دی (احمدی بنا) وہ یہ ہے۔ کہ مولوی ابوالفرح صاحب نے اپنی لمبی لمبی تقریروں سے یہاں پر شہرت حاصل کر لی تھی۔ اور اپنے کمال کے گھمنڈ میں آکر سلسلہ حالیہ کے خلاف میں کچھ دینا شروع کیا تھا۔ ہم میں سے کسی ایک نے بھی پسند نہ کیا کہ وہاں جاکر اپنے آقا کی ہتک سنے اور طرفہ یہ کہ سنکر چپ رہنا پڑتے۔ چونکہ ہم میں سے کوئی بھی مقام لکچر پر حاضر نہ ہوا۔ تو مخالفوں نے ہم کو دعوت دی۔ اور کسی صورت سے ہم کو بولنے کی بھی اجازت ملگئی۔ تو ہم وہاں گئے۔ اور شرائط کے طے ہونے کے بعد ۲۵ و ۲۶ تاریخ کو مباحثہ قرار پایا۔ وقت مقرر پر فریقین حاضر ہوئے۔ اور تین سو کی تعداد حاضرین کے مجمع میں مباحثہ شروع ہوا۔ حسب شرائط پچیسویں تاریخ دسمبر کو مولوی صاحب کی آخری تقریر تھی۔ اس مباحثہ سے کم از کم اتنا تو فایدہ ضرور ہوا ہے کہ سامعین کو اتنا علم ہو گیا ہے کہ کونسا فریق حق پر ہے۔ دوسرے دن پھر باقاعدہ مباحثہ شروع ہوا۔ اور آج کے دن صداقت مسیح پر بحث تھی۔ مولوی عبدالحلیم صاحب نے خوب بسط بیانی سے کام لیا۔ صرف تین ہی دلایل بیان کئے گئے کہ وقت ختم ہو گیا۔ اور چار ناچار بیٹھنا پڑا اس کے بعد مولوی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور ان دلایل کو توڑنا چاہا۔ لیکن توڑنا ان کی طاقت سے بعید تھا۔ صرف مولوی صاحب نے ادھر ادھر کی باتوں پر سامعین کو خوش کرنا چاہا تھا۔ لیکن حق شناسوں کے پاس یہ کچھ قابل سماعت بات نہ تھی غرض مولوی صاحب نے خوب چالبازی سے کام لیا۔ اور حیلہ و حوالہ سے وقت کو ٹالا۔ پھر مولوی عبدالحلیم صاحب کھڑے ہوئے۔ اور ان کے دھوکہ دینے کا پردہ پھاڑا۔ آج کے دن کی آخری تقریر ہماری تھی۔ جب ہم اپنی تقریروں کو ختم کرکے بیٹھ گئے۔ تو چاہیئے یہ تھا کہ مباحثہ ختم ہو جاتا۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب غصہ میں بھرے بیٹھے تھے۔ اور احمدیوں کے خون کے پیاسے ہو چکے تھے اس لئے وہ کھڑے ہوئے اور کہدیا۔ چونکہ کل احمدیوں کی آخری تقریر تھی۔ اسلئے آج میری آخری تقریر ہونی چاہیئے۔ اس پر لوگوں نے انہیں سمجھایا۔ لیکن ایک نہ مانی۔ اور قسم کھانے کو تیار ہو گئے لعنۃ اللہ علی المکذبین۔ آخر ان کو یہ کہنا پڑا۔ کہ میں بطور وعظ کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ اور اس تقریر کی اصل غرض صرف مسیح موعود و احمدیوں کو گالیاں دینی تھی۔ چونکہ ان کو گالیاں دینا مقصود تھا اور نیز ہم کو جواب دینے کا موقعہ دیا نہ گیا۔ اس لئے ہم اس مجلس سے اٹھکر چلے آئے۔

وما علینا الا البلاغ

(خاکسار محمد احمد احمدی سنگرڈی کلکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصیدہ از تصنیف خاکسار اسمٰعیل ع
مُصنّف چٹھی مسیح ع

نہیں لائق پرستش کے کبھی جس کے سوا کوئی
ہے کیا طاقت بشر کی کر سکے اسکی ثنا کوئی
محمد ثانی جس نے ہدایت کیلئے بھیجا
نہیں پیدا ہوا دنیا میں ایسا پیشوا کوئی
ہوئے پیدا ہزاروں انبیاء اعلیٰ سے اعلیٰ ہیں
مگر تبلاؤ ہے انمیں سے خاتم انبیا کوئی
خدا سے پا نہیں سکتا کبھی خلعت نبوت کی
نہ لے گردن پہ جب اسکی اطاعت کا جوا کوئی
یہی ختم نبوت کے صحیح اور صاف ہیں معنے
غلط ہے جو مخالف کرتا ہے اسکے سوا کوئی
جو احمد کی نبوت میں شریعت شرط کہتے ہیں
شریعت اور نبوت کا کہاں ہے سلسلہ کوئی
بہت سے انبیاء دنیا میں آئے جز شریعت کے
شریعت لوط و یوسف کی بتا سکتا ہے کیا کوئی
پیامی پارٹی ناحق پھنسی ہے اس مصیبت میں
بشر ایسی ضلالت میں نہ ہووے مبتلا کوئی
شریعت جب ہوئی کامل نبی کی پھر ضرورت کیا
شریعت بیضرورت آہ چاہے کیوں بھلا کوئی
مٹاتے ہیں نبوت کو مسیح وقت احمد کی
نہیں آتا نظر ان میں مگر اس کے سوا کوئی
کہے مولا نبی جس کو نبی حضرت بھی اقرار ادیں
بنے خود بھی نبی پھر کیا کہیگا مسخرہ کوئی
نبی اللہ کے الہام کی تصدیق کرتا ہے
اگر کہتا پھرے شوخی سے لعنت مُردلا کوئی
وہ شان احمد مختار یارب کیوں گھٹاتے ہیں
نہیں کیا سوجھتا اندھوں کو دیگر مسئلہ کوئی
خدا ہی ہے جو ان بھٹکے ہوؤں کو راہ پر لاوے
نہیں آتا نظر انمیں تو مرد باصفا کوئی
اُسی پر کچھ نہ کچھ دلسے یہ گھڑ کر عیب دھرتے ہیں
نظر آتے انہیں جن ہم میں بڑھ کر پارسا کوئی
رہ کعبہ کو کر کے ترک ترکستان جاتے ہیں
نہیں ہو سکتا راہ گم کردہ ایسا قافلہ کوئی
تکبر اور خود بینی کچھ ایسی دل میں ہے ان کے
نہیں آتا نظر اب ان کو اچھا دوسرا کوئی
دروغ و کذب زور و لاف بہتان کام ہے انکا
بھلا مل جائیگا اس کا انہیں اچھا صلہ کوئی
تلاش عیب میں اوروں کے کوشش کرتے رہتے ہیں
بدی کے کام سے انکو کہیگا کب بھلا کوئی
سوائے اتہام اور کوسنے کے ان حسودوں کو
نہیں کیا احمدیت کا رہا اب مشغلہ کوئی
میاں صاحب کے سر پر سب کا سب وہ تھوپ دیتے ہیں
جو ہے دانست میں گندو کمی کار نارواکوئی
کہیں محمود کو مذموم دنامسعود اور کیا کیا
پھر ابن نوح دیوپال اور سب سے کہتا ہے برا کوئی
انہوں نے حضرت محمود کے حق میں وہ لکھ مارا
لغت میں دیکھ پایا جو کہ لفظ ناسزا کوئی
نکالے بدزبانی سے جو مخفی راز تھے دل کے
نہیں رکھا ہے باقی اپنے دلمیں ولولہ کوئی
لئے کرتے انہوں نے سب مراحل بیوفائی کے
نہ چھوڑا بے ادائی کا اب اگے مرحلہ کوئی
مقابل پر کبھی ہرگز کوئی بھی آ نہیں سکتا
کہاں روباہ وشوں میں ہووے صاحب حوصلہ کوئی
نہیں ہے مرد کوئی انمیں سب کے سب ہیں زن خصلت
نہیں ہے آجتک بھی مرد میدان کا بنا کوئی
لئے جاتا ہے ان سب کو گھسیٹے قعر مکبت میں
خدا نے پیشوا۔ ایم۔ اے۔ بھی ایسا دیدیا کوئی
چھوڑا کر سڑک جرنیلی لئے جاتا ہے غاروں میں
نہیں ہوگا کہیں ایسا! میر قافلہ کوئی
بہت سے بی۔ اے ہونگے اور بہت سے ہونگے ایم اے بھی
ہوگا بڑھکر اس ایم اے سے بدقسمت بڑا کوئی
نکل دارالاماں سے آئے جالاہور میں بیٹھا
کہاں ہوویگا ایسا بدنصیب پرجفا کوئی
نکالا کس نے تھا دارالاماں سے یہ تو بتلائے
گیا تھا تو چلا جاتا بتا عیب و خطا کوئی
نکالا قادیاں سے اسکو الہام الٰہی نے
یہ ہیلیوں کا الہام یوں ہی تو نہ تھا کوئی
سراپا آگ کب دارالاماں میں ٹھیر سکتا تھا
سمندر آب میں بتلا دہتا ہے بھلا کوئی
بھلا اپنے ہی مرشد کی کوئی توہین کرتا ہے
کسی نے ناخلف ایسا بھی دیکھا یا سنا کوئی
خدا کے پیارے کے پیارے پہ بڑھ بڑھ وار کرتا ہے
کسی نے بھی کبھی دیکھا ہے ایسا منچلا کوئی
جو ہوویں باغباں سو باغ کے ہوتی ہیں رکھوالے
یہ کیسا باغباں ہے باغ کا دشمن ہوا کوئی
چلاتا ہے اسی پر تبر جس سے روز پھل کھایا
نہ ہو جس کو حیا خود پھر کہیگا اس کو کیا کوئی
مٹا دے میرے مولا دشمنان حق کو اکدم میں
ہوا ئے دم سے مٹ جاتا ہے جیسے بلبلہ کوئی
خدایا جلد تر اس پارٹی سے لے نکال اسکو
جو بھولے پن سے ان گندو نمیں ہووے پھنس گیا کوئی
میاں صاحب قمر ہے بلکہ سورج صافر روشن
مگر کہتے ہیں الو یہ تو ہے کالا توا کوئی
خدا بخشے قبولیت کرم سے اپنے خود جس کو
گھٹا سکتا بھلا انساں ہے اس کا مرتبہ کوئی
امیر المنکرین اور اس کی ساری پارٹی مل کر
لگا سکتے نہیں ہیں اسپہ دھبہ بدنما کوئی
پڑے گا منہ پہ اسکے بیگماں تھوکا ہوا اسکا
جو تھوکے چاند پر نادان شقی الاشقیا کوئی
عدو چاہتا تھا باغ احمد کا بنوں مالی
نہ مالی باغ کے لائق ہے اب میرے سوا کوئی
ولایت تک میری تحریر کا اب جم چکا سکہ
کہ ہے انگریز چھپ کر قادیاں بیٹھا ہوا کوئی
میرے زور قلم سے جب ولایت کانپے ہے تھر تھر
تو پھر پنجاب و ہندوستاں کی ہستی ہے بھلا کوئی
انا خیر انا ایم۔ اے۔ انا افصح انا اعلیٰ
کہیں میرے مقابل پر ہے کہہ سکتا انا کوئی
مگر اس بے خبر کو کیا خبر تھی راز موسےٰ کی
کہ پیدا کر رکھا اس کام کو ہے دوسرا کوئی
ہوا معلوم جب اسکو خلافت مل نہیں سکتی
لکھا مضمون خلافت کا نہیں ہے سلسلہ کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیامی پارٹی نے کر رکھا تھا پہلے منصوبہ!
ٹرمکیٹ چھاپ کر مخفی بھی تھا رکھا ہوا کوئی
اگر کچھ نیک نیت سے یہ ہوتا اختلاف ان کا
تو ہو جاتا بلا شک آج تک یہ فیصلہ کوئی
نہ ہو گر مدعی کے پاس شاہد اور تمسک کچھ
نہیں دیتی اسے ڈگری گورنمنٹ عادلہ کوئی
زبردستی عدالت سے ہیں ڈگری مانگتے ناداں
نہیں کچھ پیش کر سکتے تمسک اور گواہ کوئی
مگر اس راج انگریزی عدالت عالیہ میں تو
کہیں اندھیر گردی ایسی کر سکتا ہے کیا کوئی
عدالت میں اگر اندھیر گردی ہو نہیں سکتی
تو پھر درگاہ حق سے اسکی کیوں رکھے رجا کوئی
خلافت جس کا حق تھا اس کو حق نے دیدیا از خود
بھلا اب اسمیں کر سکتا ہے کیا چون و چرا کوئی
چلو نام حدائے اکبوئی فلکہ سارے
نہیں ہے آج طوفاں میں جز اس کے ناخدا کوئی
بصدق دل چلو سب اس کے پیچھے اقتدا کیجو
نہیں روئے زمیں پر آج اس سا مقتدا کوئی
حسد سے جلتے ہیں حاسد تو جلنے دو حسودوں کو
جلن ان کے حسد کی ہم نہیں سکتے بجھا کوئی
ہمیں حق نے ہمیشہ حمد ہی کا رکھا ہے تابع
وہی ہے حمد کا مالک نہیں اس کے سوا کوئی
محمدؐ احمدؐ و محمودؐ کو بھی حمد دی حق نے
ہمارا ایک ہے منبع نہ منبع دوسرا کوئی
کمیت خامہ کو اب روک اسمٰعیل میداں سے
چلائے جائیگا کب تک یوں نہیں کیا انتہا کوئی

احباب کرام۔ فاروق کی توسیع اشاعت کیطرف خاص توجہ کریں۔ ایسے اصحاب کے نام

انصار فاروق میں شکریہ کے ساتھ درج ہوں گے

(ایڈیٹر)

اُمّ جعفر بنت عبداللہ بن عرفطہ

مدینہ طیبہ کے نامور قبائل اوس و خزرج تھے جنہیں دستگیری رسالت کے صلے میں انصار کا واجب الاحترام لقب ملا۔ انہیں دونوں میں سے اول الذکر قبیلہ اوس کی ایک نامور اور قابل فخر یادگار یہ پاک دامن خاتون تھی۔ جو تابعین کے زمانہ میں نہایت ہی عزت و حرمت کی نظر سے دیکھی جاتی۔ اس کی فراست و دانائی۔ ذہانت۔ وطباعی۔ خوش سلیقگی۔ و تمیزداری۔ اور عصمت و آبرو کا سکہ۔ تمام معززین عرب کے دلوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اسی شہرت و نمود کی بدولت یہ ناگوار نتیجہ ظاہر ہوا۔ کہ اس عہد کا نامور شاعر عرب احوص اس کے روئے زیبا کا عاشق و دیوانہ بن کے اپنے اشعار میں اس پر اظہار عشق کرنے لگا۔

شعرائے عرب ہمارے اردو کے شاعروں کی طرح کسی گمنام اور خیالی و وہمی معشوق کے دلدادہ نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ ان کا معمول تھا کہ کسی مہ جبین پر عاشق ہو جاتے۔ اور اسی کے عشق میں اپنی بیتابیاں اور بیقراریاں اپنے اشعار میں ظاہر کیا کرتے۔ چنانچہ اسی سنت شاعری کے بجالانے کے لئے میاں احوص اس باعصمت خاتون کے شیدا بن گئے۔ اور اس مضمون کے اشعار کہہ کے لوگوں میں پھیلانے لگے کہ ام جعفر فلاں مقام پر مجھ سے ملی۔ اس نے یہ کہا۔ اور میں نے یہ جواب دیا۔ اس نے یہ دلستان ادائے ناز دکھائی۔ اور میں نے اس انداز سے اظہار شیفتگی کیا۔

یہ اشعار عوام و خواص میں پھیلتے اور سب کو روز بروز یقین ہوتا جاتا کہ ام جعفر اور احوص میں کوئی اندرونی تعلق ضرور ہے۔ ام جعفر ان اشعار کو سن سن کے اپنی بوٹیاں نوچتی۔ رسوائی و بے ناموسی پر اشک خونین بہاتی۔ مگر احوص کو ذرا پرواہ نہ تھی۔ کوئی بدنام ہو۔ رسوا ہو۔ ان کی بلا سے۔ انہیں اپنی شاعری اور طبع آزمائی سے مطلب تھا۔ آخر ام جعفر کے بھائی ایمن کو طیش آگیا۔ بہن کی پاکدامنی و راستبازی کے ساتھ اس کی مجبوری و بے بسی اور مفت کی رسوائی و بدنامی نہ دیکھی گئی۔ احوص کو ڈرایا دھمکایا۔ اس بیہودگی پر تہدید کی اور کہا۔ اگر اب کی تم نے اپنے اشعار میں ام جعفر کا نام لیا تو میں زبان شمشیر سے جواب دونگا۔"

احوص جو شاعری کی بدولت بڑے بڑے درباروں میں پہونچتا۔ اور صاحب اثر معززین و امراء سے ملتا تھا۔ ایسی دھمکی کو بھلا کیا خطرے میں لاتا؟ ایمن کے چڑانے کو عشقبازی اور شاعری میں اور زیادہ جوش دکھانے لگا۔"

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مدینہ طیبہ کے حاکم کو جسکی حکومت میں دونوں حریف رہتے تھے اطلاع ہوئی۔ اس نے رفع فساد کے خیال سے ایمن اور احوص دونوں کو بلا کے سمجھایا۔ اور کوشش کی کہ کسی طرح جھگڑا موقوف ہو جائے مگر کسی نے سماعت نہ کی۔ تب اس نے مذاق کے طریقے سے یہ حرکت کی کہ ایک لمبی سی رسی منگوا کے اس کا ایک سرا ایمن کی کمر میں باندھا اور دوسرا احوص کی کمر میں۔ پھر دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک کوڑا دیا۔ اور کہا دونوں اس کوڑے سے جی بھر کے لڑو۔ دیکھوں کون غالب آتا ہے۔ جو غالب آئیگا میں اسی کا طرفدار ہوں۔"

اس حکم کے مطابق دونوں نے ایک دوسرے پر خوب خوب کوڑے ٹھیکا رسے۔ آخر احوص ایمن کے کوڑوں کی تاب نہ لاکے بھاگا۔ اور ایمن اسی رسی میں باندھا ہوا اس کے پیچھے دوڑا۔ برابر ڈانٹتا ڈپٹتا رگیدتا اور بھگاتا جاتا تھا۔ اور کوڑے پر کوڑا رسید کرتا تھا۔ احوص پر جب زیادہ مار پڑی اور کسی طرح ایمن کے کوڑوں سے چھٹکارا نہ ہوا تو رسی تڑا کے بدحواس بھاگا۔ اور غائب ہو گیا۔

اہل عرب میں بزدلی بہت بڑا عیب ہے۔ خصوصاً شاعروں کے لئے جو رجز خوانی میں اپنی بہادری کے بڑے بڑے دعوی کیا کرتے تھے۔ اس واقعے نے احوص کو نہایت ہی بدنام کر دیا۔ جدھر جاتا لوگ توہین و تحقیر کرتے۔ بعض حریف شاعروں نے اسی بنا پر اسکی ہجویں کہہ ڈالیں۔ بنی اسد بن عمرو شاعر نے اس بھاگنے پر اپنے اشعار میں اُسے سخت نفرین کی۔ اور بے انتہا ذلیل کیا۔ احوص نے غصے اور ناکامی میں انتقام لینے کے طرز پر غریب ام جعفر کو اور زیادہ بدنام کرنا شروع کیا۔ اور اس کے عشق میں زیادہ بیقراریاں ظاہر کرنے لگا۔ اسی قسم کے اشعار کہتا۔ اور ایمن کے خوف سے بھاگا بھاگا پھرتا۔ یہاں تک کہ ایمن

تھک کے بیٹھ رہا۔ اور عفت پناہ ام جعفر اور زیادہ اور دھڑلے سے بدنام کی جانے لگی۔ غریب گھر میں پڑی پڑی روتی۔ اور آبرو بچانے کی کوئی تدبیر نہ بن پڑتی۔

اس کو چند روز گزر گئے۔ اور احوص کو اطمینان تھا کہ اب میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسی اثنا میں ایک دن وہ سر راہ بہت سے دوستوں اور شرفاء معززین کی محفل میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک برقعہ پوش عورت آئی۔ اور لوگوں سے پوچھا کہ یہاں احوص ہیں؟ لوگوں نے احوص کی طرف اشارہ کر کے بتایا یہ کیا بیٹھے ہیں؟ جو کہنا ہو کہو"

یہ سنکر عورت نے احوص کیطرف متوجہ ہو کے کہا کہ آپ کو وہ بکری لئے مدت ہو گئی مگر دام آجتک نہیں دیئے آخر کب دیجیے گا"

احوص :- "بکری کیسی؟ نہ میں نے کسی سے کوئی بکری لی۔ اور نہ میرے ذمے کسی کا کچھ باقی ہے"

عورت :- "خوب! یہ امید نہ تھی کہ آپ مکر جائینگے غنیمت ہوا کہ میں نے لکھوا لیا تھا۔ لیجئے وہ تحریر بھی موجود ہے۔ جو آپ نے بکری لیتے وقت دی تھی"

یہ کہہ کر اس نے ایک کاغذ برقع میں سے نکال کے اس کے ہاتھ میں دیا۔ اور بولی "اب بھی آپ انکار کیجئے گا"

احوص :- (کاغذ پہ غور کر کے) "یہ تحریر بھی میری نہیں ہے۔ نہیں کسی اور کا دھوکا ہوا ہے"

عورت :- "دھوکا! آپ نے بکری لی۔ یہ کاغذ لکھ دیا۔ اور آج اس بیباکی سے مکرے جاتے ہیں۔ کہ مجھے تعجب معلوم ہوتا ہے"

احوص :- (بگڑ کے) "خدا جانے کس سے یہ کاغذ لکھوا لائی ہے۔ اور خواہ مخواہ مجکو نئے مرتی ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا ایک ٹکا بھی نہ دونگا۔ میں ایسے فقروں میں نہیں آتا"

عورت :- "ہائے میری قسمت مفلس و نادار ہوں اور کوڑی کوڑی کو محتاج۔ امید تھی کہ ان سے بکری کے دام میں گے اور دو چار روز کٹ جائینگے مگر انہوں نے بھی جواب دیدیا۔ مگر میری تھوڑی سی رقم مار لینے سے آپ کا بھلا نہ ہو جائیگا" یہ کہکے زار و قطار رونے اور سر پیٹنے لگی۔ اور دیگر حاضرین کی طرف خطاب کر کے کہا۔ لوگو تمہیں انہیں بچاؤ مجھ دکھیا کو نہ ستائیں" بھوت بھوت کے روتی اور ایک ایک کی خوشامد کرتی تھی کہ آپ ہی کہہ سنکے دلوا دیجئے

ایک جوان اور خوبصورت مصیبت زدہ کے رونے پر سب کو ترس آگیا۔ اور سب احوص کو سمجھانے لگے۔ کہ بکری لی ہے تو دام دے دیجئے غریب کے ستانے سے کیا فایدہ ہے؟"

احوص (بہت بگڑ کے) "آپ لوگ خواہ مخواہ کو بیچ میں پڑتے ہیں۔ یہ اسکے فیل ہیں۔ میں خدا کی قسم جانتا بھی نہیں کہ یہ کون بلا ہے"

اب اس عورت کے شور ہنگامے۔ حریفان صحبت کے سمجھانے بجھانے اور احوص کے بار بار انکار کرنیکا یہ اثر ہوا کہ بہت سے راہگیر بھی بھیڑ لگا کے کھڑے ہو گئے اور اچھا خاصہ مجمع ہو گیا۔ ہجوم خلایق کو دیکھکے عورت نے اور چلانا شروع کیا اور ایک ایک کے سامنے رو رو کے فریاد کرنے لگی۔ پھر احوص سے کہا "اب تمہیں میری جان پہچان سے بھی انکار ہے؟ اچھا قسم کھاؤ کہ تم مجھے نہیں جانتے"

احوص :- خدا کی قسم میں تجھے نہیں جانتا۔ کبھی دیکھا ہو تو پہچانوں"

عورت (نقاب الٹکے اور چاند سے چہرے پر سے برقعہ کی بدلی ہٹا کے) "اب پہچانا۔ یا اب بھی یہی کہے جاؤ گے کہ نہیں پہچانتے"

احوص :- "ہاں نہیں پہچانتا۔ خدا کی قسم نہیں پہچانتا اور میں نے زندگی بھر کبھی تیری صورت نہیں دیکھی"

بعض حاضرین :- "اچھی طرح غور کر کے دیکھئے قسم کھانے میں جلدی نہ کرنا چاہیئے"

احوص :- "یاد رہنا کیسا؟ میں نے کبھی اس عورت کو دیکھا ہی نہیں۔ آپ لوگ جسکی قسم کہیں کھانے کو تیار ہوں" بھلا یہ ممکن تھا کہ اس سے ملتا۔ اس کی بکری لیتا۔ دام باقی ہوتے اور پھر ایسا بھول جاتا کہ صورت دیکھنے پر بھی نہ پہچان سکوں؟"

عورت (تمام حاضرین اور تماشائیوں سے) "اچھا میں جان پہچان کا اس سے بھی زیادہ قطعی ثبوت دیتی ہوں۔ مگر آپ سب صاحبان گواہ رہیں کہ یہ قسم کھا چکا ہے کہ مجھے نہیں پہچانتا۔ ایسا نہ ہو کہ اس ثبوت کے بعد بھی مکر جائے تو اب بھلا کیا مکر سکتا ہے"

(احوص سے) "سن جھوٹے سن! میں ام جعفر بنت عبدالہادیہ ہوں۔ جس پر تو اپنے شعروں میں عشق ظاہر کرتا ہے اور صدہا شعروں میں تو نے اقرار کیا کہ مجھ سے ملا اور باتیں کیں۔ تو نے یہ کہا اور میں نے یہ کہا" اب بتاؤ کہ تیرے وہ شعر جھوٹے ہیں یا اس وقت کا انکار؟"

یہ سنتے ہی احوص کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے سانپ سونگھ گیا ہے۔ آنکھیں نیچے تھیں سر جھکا ہوا تھا اور کسی سے چار آنکھیں کرنیکی جرأت نہ ہوتی تھی۔

اب ام جعفر نے اپنے عالم آشوب چہرے پر پھر نقاب ڈال لی اور تمام حاضرین کی طرف متوجہ ہو کے کہا "صاحبو یہ کمبخت بیحیا سچ کہہ رہا ہے۔ کہ اس نے نہ کبھی مجھ سے کوئی بکری لی۔ اور نہ داموں کا وعدہ کیا اور نہ کبھی میری صورت دیکھی ہے۔ لیکن اب اس کے منہ پر تھوکئے کہ کس منہ سے اسے ایسی دیدہ دہنی کی جرأت ہوئی۔ کہ بے ملے بے دیکھے بغیر کسی راہ و رسم اور شناسائی کے یہ اپنے شعروں میں دعوی کرتا ہے کہ میں اس سے ملی۔ اس سے باتیں کیں۔ اس سے طرح طرح کے وعدے کئے اور اس کے زندیقانہ عشق کو قبول کیا۔ یہ بدذات جھوٹا ہے۔ بے ایمان ہے۔ گنہگار ہے۔ پاکدامن محصنہ عورتوں پر جو بیٹی تہمتیں لگاتا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ کوڑوں سے اس کی کھال گرا دی جائے۔ یہ ہرگز اس کا اہل نہیں کہ شریفوں کے پاس اٹھے بیٹھے۔ یا کوئی معزز اسے منہ لگائے" یہ کہتے ہی ام جعفر نے بڑھ کے احوص کے منہ پر تھوک دیا اور پلٹ کے اپنے گھر چلی گئی۔

اب میاں احوص کی یہ حالت تھی کہ سر اٹھانے کے قابل نہ تھے۔ اور جو تھا ہر طرف سے لعنت و ملامت کر رہا تھا۔ اسی گالیوں اور لعنتوں کی بوچھاڑ میں وہ اس صحبت سے اٹھ کے بھاگا۔ اور پھر اس قابل نہ تھا کہ کسی کو منہ دکھائے ایمن کی مار کھا کے تو اس کا جوش بڑھ گیا تھا۔ اور شاعری کا بھرہ خوب کھل گیا تھا۔ مگر ام جعفر نے ایسا موثر سبق دیا کہ پھر کبھی اس عفیفہ کا نام لینے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور زندگی بھر مجال نہ تھی کہ اس کو کوئی تہمت لگا سکے۔

(دلگداز)

ظہور المہدی احمدی مذہب کے مسلمانوں کے عقاید مدلل حجم ۳۵۲ صفحے قیمت عا
دفتر تشحیذ قادیان سے طلب فرماویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah